فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر
روشن دین تنویر
یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۸ شوال ۱۳۸۸ھ ۸ صلح ۱۳۴۸ش ۸ جنوری ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی تقویٰ کے حصول کے لئے جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو

بدی سے بچنے کی کوشش کرو اور بد عادتوں اور بد صحبتوں کو ترک کر دو

"اس مقصد (حقیقی تقوےٰ و طہارت) کے حاصل کرنے کے واسطے (جیسا کہ مَیں پہلے کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں) اوّل ضروری ہے کہ انسان دیدہ دانستہ اپنے آپ کو گناہ کے گڑھے میں نہ ڈالے ورنہ وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ جو شخص دیدہ دانستہ یہ راہ اختیار کرتا ہے یا کنوئیں میں گرتا ہے اور زہر کھاتا ہے وہ یقیناً ہلاک ہوگا۔ ایسا شخص نہ دنیا کے نزدیک اور نہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک قابلِ رحم ٹھہر سکتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے۔ خصوصاً ہماری جماعت کے لئے (جس کو اللہ تعالےٰ نمونہ کے طور پر انتخاب کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے) کہ جہاں تک ممکن ہے بد صحبتوں اور بد عادتوں سے پرہیز کریں اور اپنے آپ کو نیکی کی طرف لگائیں۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے جہاں تک تدبیر کا حق ہے تدبیر کرنی چاہیئے اور کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرنا چاہیئے۔

یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو۔ اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے وہ گویا بدیوں پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر خدا تعالےٰ سے الگ ہو جاتا ہے۔ ..... پس حقیقی تقوےٰ اور طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اوّل یہ ضروری شرط ہے۔ کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو اور بدی سے بچنے کی کوشش کرو۔ بد عادتوں اور بد صحبتوں کو ترک کر دو۔ ان مقامات کو چھوڑ دو جو اس قسم کی تحریکوں کا موجب ہو سکیں۔ جس قدر دنیا میں تدبیر کی راہ کھلی ہے اس قدر کوشش کرو اور اس سے نہ تھکو نہ ہٹو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
جلد ہفتم صفحہ ۲۵۹ تا صفحہ ۲۶۱)

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۷ اصلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

—○ ربوہ ۷ اصلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہی ہے۔ انفلوئنزا اور کھانسی کا اثر چل رہا ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

—○ جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ۲۷ دسمبر ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت میری بیٹی عزیزہ طاہرہ رشید کا نکاح ہمراہ عزیزم لیفٹیننٹ منیر احمد وڑائچ پاکستان نیوی ابن چودھری شریف احمد صاحب کراچی بعوض پندرہ ہزار روپیہ مہر پڑھا۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسی رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔ محمد رشید احمد چغتائی

ضروری احتیاط

پرائیویٹ سیکرٹری کا ٹیلیفون نمبر ۵۷ ہے۔ احباب اس امر کا خاص خیال رکھیں اور پرائیویٹ سیکرٹری سے بات کرنے کے لئے غلط نمبر پر فون نہ کیا کریں

(پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

عزیز جعفر احمد خاں سلمہ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب صحت یابی کیلئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

عزیز جعفر احمد خاں سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ ۱۲ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ بخار تو اب کم ہے۔ کبھی ۹۹ اور کبھی ۱۰۰ تک ہوتا ہے۔ مگر کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ بات بھی نہیں کر سکتا۔ غنودگی میں آج کمی رہی۔ اپریشن کے نتیجہ کا صحیح علم پندرہ بیس روز کے بعد ہوگا۔ دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نتائج خاطر خواہ پیدا کرے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ قادرِ مطلق اور شافی خدا عزیز موصوف سلمہ کو اپنے فضل و رحم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور کامل تندرستی و توانائی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ صلح ۱۳۴۸ ہش

استغفار

توبہ کا لفظ عموماً ایسی صورت پر بولا جاتا ہے۔ جب انسان اپنے علم میں گنہگار ہوتا ہے۔ اور گزشتہ زندگی سے شرمندہ ہو کر نئی اسلامی زندگی اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مثلاً جب کوئی شخص امام وقت کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ تو وہ اپنی گزشتہ زندگی کو چھوڑ کر نئی زندگی امام وقت کی راہ نمائی میں اختیار کرتا ہے۔ یہ دراصل وہ توبہ کرتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نئے بیعت کرنے والوں کو ہمیشہ اسی نقطۂ نظر سے خطاب فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کے ملفوظات میں نئے بیعت کرنے والوں کو آپ نے جو نصائح فرمائی ہیں عموماً ان کا مضمون یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ بیعت کر کے گزشتہ زندگی کو چھوڑ کر نئی زندگی میں داخل ہوئے ہیں اور یہ کہ بیعت کنندگان کو اپنے آپ میں تبدیلی کرنا لازمی ہے۔ ورنہ محض بیعت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے۔ تب تک نجات نہیں قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے۔ اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دے۔ اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہوگا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ تھا جس سے وہ خود محروم ہے۔ کشتی نوح کو بار بار مطالعہ کرو۔ اور اس کے مطابق اپنے آپکو بناؤ۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا

یوں تو ہزاروں چور۔ زانی۔ بدکار۔ شرابی۔ بدمعاش۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ امتی وہی ہے جو آپ کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۲)

الغرض توبہ کے معنی اپنے آپ میں نیک تبدیلی کرنا ہے۔ اور جب تک انسان یہ تبدیلی نہ کرے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر وہ بیعت کرنے یعنی توبہ کے بعد بھی پرانے اشغال میں مصروف رہتا ہے۔ تو اس کے پچھلے گناہ کس طرح بخشے جا سکتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے شخص کو تو گناہوں کی پہلے سے بھی زیادہ سزا ملتی ہے کیونکہ پہلے تو شاید وہ گناہوں کی حقیقت سے واقف نہیں تھا۔ اب بیعت یا توبہ کے بعد تو اس کو ان کی حقیقت واضح ہو چکی ہے۔ اور اس کو یہ بھی علم ہو گیا ہے کہ اسلام میں نیکی کی زندگی کیا ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے بدی سے بچنے اور نیکی کے کام کے لئے کیا احکام دیئے ہیں۔ الغرض توبہ کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ انسان اپنی زندگی میں نیک تبدیلی پیدا کرے۔ ویسے انسان چونکہ محدود الشعور ہے۔ اور اس کے حواس بھی محدود ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ باوجود احتیاط کے انسان سے ایسی توبہ کے بعد بھی گناہ کا ارتکاب ہو۔ اس لئے اسلام میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ انسان ہر وقت استغفار پڑھتا رہے۔

(باقی)

حضرت مصلح موعودؓ

بندِ چہارم

از محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہرؔ ایڈووکیٹ لائلپور

داد بنیادِ خلافت را قرار — تا ثریا کرد اُو را استوار

آنچناں؎ دستور و آئیں ساز داد — شُد جماعت سربسر محکم حصار

باغِ تنظیمش؎ چمن اندر چمن — حُسن ترتیبش بہار اندر بہار

برگ و بارِ بوستانش را بہ بیں — کودک و پیر و جواں خدمت گزار

از سَمِعْنَا تا اَطَعْنَا فرق نے — حزبِ حق را بس ہمیں آمد شعار

نشۂ سرشارِ اخلاص و وفا — جذبۂ ایثارِ ناپیدا کنار

مُعجزِ تاثیرِ اُو برپا نمود — خادمانِ دیں بہر مُلک و دیار

ہر مبلّغ از پئے دینِ متیں — درد مند و سرفروش و جاں سپار

چشمِ من بسیار گردید و ندید — مثلِ اُو دریا نوال و غمگسار

کشفِ؎ اُو شد ہو بہو صورت پذیر — در بیابانے بپائے کوہسار

مرکزِ نو ربوہ را بنیاد کرد
بارِ دیگر قوم را آباد کرد

(باقی)

؎۱ نظارتیں۔ وقف تحریک جدید۔ وقفِ جدید۔ وقفِ زندگی۔ مجلس شوریٰ جامعہ احمدیہ۔ مجلس انتخاب خلافت یہ ادارے اور ان کے قواعد و ضوابط حضور کے عہد میں جاری ہوئے۔

؎۲ لجنہ۔ اطفال۔ خدام۔ انصار کی تنظیمیں

؎۳ ۱۹۴۷ء کی ہجرت سے تقریباً سات سال پہلے ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے اپنا ایک کشف مفصل بیان فرمایا جس میں ہجرت کرنا اور پہاڑیوں کے درمیان ایک جگہ پناہ گیر ہونے کا ذکر ہے۔ خطبہ مذکور میں یہ بھی بیان ہے کہ

"چلتے چلتے ہم پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پہنچ گئے مگر وہ ایسی چوٹیاں ہیں جو ہموار ہیں اس طرح نہیں کہ کوئی چوٹی اونچی ہو اور کوئی نیچی۔ جیسے عام طور پر پہاڑوں کی چوٹیاں ہوتی ہیں بلکہ وہ سب ہموار ہیں۔ جس کے نتیجہ میں پہاڑ پر ایک میدان سا پیدا ہو گیا ہے" (الفضل ۱۲-۴۱)

۱۹۴۷ء کی ہجرت کے بعد خاکسار رتن باغ لاہور میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۷ء کا واقعہ ہے۔ حضور نے مجھ سے فرمایا۔

"کل میں وہ جگہ دیکھ کر آیا ہوں جو پہاڑیوں کے درمیان ہے اور اللہ تعالےٰ نے مجھے رؤیا میں دکھائی تھی"

اثنائے گفتگو میں حضور نے پسند فرمایا کہ خاکسار لائل پور میں اپنا کام شروع کرے اور فرمایا کہ وہ جگہ لائل پور سے قریب ہے۔ آپ ہم سے قریب ہوں گے

یہ تلطف اور یہ تعہد آہ آہ

مظہر

مشرقِ بعید کا تبلیغی جائزہ

(تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ ۶۸ء)

جماعت احمدیہ کے ستترھویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۸ فتح ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۲۸ دسمبر ۶۸ء) کے پہلے اجلاس میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

امسال اکتوبر نومبر میں مجھے مشرقِ بعید کے بعض ممالک کا دَورہ کرنے کا موقع ملا جن میں جاپان کا ملک بھی شامل تھا۔ جاپان میں جماعت کی طرف سے باقاعدہ مشن کھولنے کا فیصلہ مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ اور اس دَورہ میں جاپان کے ملک کو شامل کرنے کی بھی یہی وجہ تھی کہ وہاں سروے کرکے اس ملک کے مذہبی رجحانات کا موقع پر مطالعہ کیا جائے تا تبلیغِ اسلام کے لئے سکیم بنائی جاسکے۔ گو کئی سال سے تحریکِ جدید کے سالانہ بجٹ میں جاپان مشن کے لئے رقم مہیا کی جاتی رہی ہے لیکن بعض روکیں ایسی رہی ہیں کہ جن کی وجہ سے اب تک مشن نہ کھولا جاسکا۔

دراصل کسی ملک میں بھی مشن کھولنے سے قبل وہاں کی مذہبی تحریکات اور رجحانات کا جاننا ضروری ہے تا اس ملک کی مذہبی ضروریات کو سامنے رکھ کر کوئی عملی سکیم بنائی جاسکے۔

جاپانیوں کی مذہبی زندگی

جاپانیوں کی مذہبی زندگی پر تین مذاہب یا فلسفے کسی نہ کسی رنگ میں اثر انداز ہیں۔ کنفیوشیزم، شنٹو ازم اور بدھ مت۔ جاپانی شہریوں کی اکثریت ابھی تک ان تینوں مذاہب یا فلسفوں کے امتزاج سے چمٹی ہوئی ہے۔ موجودہ سفر کے دوران خود جاپانیوں کے مُنہ سے یہ سُننے کا موقع ملا کہ ہر جاپانی شنٹو پیدا ہوتا ہے اور بدھ مرتا ہے اور بیچ کی زندگی میں اخلاقیات کے لئے کنفیوشیزم کی طرف رُخ کرنا پڑتا ہے اور عبادات کے لئے اپنے آبا و اجداد کی ارواح کی طرف۔

جاپان کا سب سے پُرانا مذہب جسے ایک لمبے عرصہ کے بعد "شنٹو" کا نام دیا گیا۔ مظاہر قدرت کی غیر منظم عبادت اور وفات یافتہ لوگوں کی روحوں سے انتہائی عقیدت کی صورت میں رائج تھا نہ لوگوں کے لئے کوئی عبادت گاہیں تھیں اور نہ ہی مذہبی راہنما۔ عبادت کی روح فلسفہ کی شکل میں موجود تھی اور لوگ اپنے اپنے رنگ میں اپنے اپنے مزاج اور ضرورت کے مطابق اس فلسفہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے تھے۔ اس فلسفہ کو سب سے پہلے کامینو می چی (Kamino Michi) کا نام دیا گیا۔ اور یہی اس کا جاپانی نام ہے۔ "شنٹو" جس نام سے بعد میں یہ فلسفہ موسوم ہوا اور اصل چینی لفظ ہے۔ SHEN اچھی روحوں کو کہتے ہیں۔ اور فلاسفر "لاؤزے" (Lao Tze) کی تعلیمات کو تاؤ (Tao) یعنی راستہ کہتے تھے۔ چنانچہ جاپانیوں نے اپنے فلسفہ (جس میں بظاہر قدرت اور ارواح کی پرستش کی جاتی تھی) کا نام "شنٹو" جو دراصل Shen-Tao ہے یعنی اچھی روحوں کا راستہ" رکھ دیا۔

جاپانیوں کے متعلق اکثر یہ کہا جاتا ہے اور یہ ہے بھی ٹھیک کہ وہ بہت اچھے شاگرد ہیں۔ اور ہر وہ چیز یا بات جو اُن کے مطلب کی ہو یا جس میں انہیں دلچسپی پیدا ہو جائے نہایت آسانی سے اور قلیل عرصہ میں سیکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ تیسری صدی عیسوی میں جب چینی اثرات کا جاپان میں نفوذ ہونے لگا تو جاپانیوں نے ان سے متعدد تمدنی اور ثقافتی امور سیکھ کر اپنے معاشرہ میں بعض نہایت اہم تبدیلیاں کیں۔ لکھنے پڑھنے۔ زراعت اور فنونِ لطیفہ کے ساتھ ساتھ مذہب کے سلسلہ میں بھی جاپانیوں نے چین سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ جس کی پہلی مثال تو ان کے مذہب کا نام ہی ہے۔ یہ بات بہت حد تک وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ "شنتو" کا لفظ تیسری صدی عیسوی کے بعد ہی جاپان میں رائج ہوُا ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے "سنتو" جن دو الفاظ کا مجموعہ ہے وہ دونوں چینی ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ چینی زبان کے الفاظ ہیں بلکہ ان کے مذہب سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ پُرانے زمانہ میں شنٹو ازم اس قدر سادہ اور آسان تھا کہ غالباً دنیا کے کسی حصّہ میں بھی اتنا سادہ مذہب نہیں پایا جاتا تھا مظاہر قدرت کی پرستش کے علاوہ میکاڈو (Mikado) کی بھی پرستش کی جاتی تھی۔ میکاڈو کسی انسانی شخصیت کا نام نہیں بلکہ وہ سورج یا چاند کی طرح ہی کی کوئی چیز تھی جس کی جاپانیوں کے خیال میں پرستش کی جانی چاہیئے اُن کی کتب Kojike اور Nikangi (جو کہ پرانے زمانے کے اساتذہ اور جاپان کی تاریخ سے تعلق رکھنے والی تیرہ سَو سال پُرانی کتب ہیں) کے مطابق دنیا کی پیدائش کے بعد دنیا میں متعدد دیوتا اور روحیں موجود تھیں ان کی ساتویں نسل میں ازاناگی (Izanagi) اور ازانامی (Izanami) دیوتا نے فضاؤں سے زمین پر تین بچّوں کو جنم دیا۔ یہ بچے تھے سورج۔ دیوتا اور اس کے دو بھائی چاند دیوتا اور طوفان دیوتا۔ سورج دیوتا جسے Amaterazu - Omi - Kami کہتے ہیں۔ اہل و عیال والا تھا اور اس کا پوتا جی می تنو (Jimmi Tenu) جاپان کا سب سے پہلا شہنشاہ بنا۔ میکاڈو کے متعلق جاپانیوں کا خیال ہے کہ وہ سورج دیوتا کی ایک سَو چوبیسویں نسل میں سے ہے۔ چنانچہ میکاڈو کی پرستش کی جانے لگی اور اس طرح ہر جاپانی کے لئے یہ ضروری قرار پایا کہ اپنے حاکم سے ہمیشہ اور ہر حال میں وفاداری کا ثبوت دے۔

چھٹی صدی عیسوی میں بدھ مت اور کنفیوشیزم کی تعلیمات نے جاپانیوں کو متاثر کرنا شروع کیا۔ کنفیوشیزم تو پیداوار ہی چین کی تھی لیکن بدھ مت کی ابتداء ہندوستان میں ہوئی (اس بارہ میں کچھ اختلاف معلوم ہوتا ہے بعض چینی یہ کہتے ہیں کہ گوتم بدھ دراصل نیپال میں ہی پیدا ہوئے اور نیپال میں ہی ان کی وفات ہوئی بہرحال یہ معاملہ قابلِ تحقیق معلوم ہوتا ہے) اور آہستہ آہستہ چین پہنچ گیا۔ یہ دونوں مذہب چین سے ہی جاپان پہنچے۔ ۵۵۲ عیسوی میں بدھ ازم نے جاپان پہنچتے ہی وہاں کے فنونِ لطیفہ سائنس۔ علم اور فلسفہ پر اتنا گہرا اثر ڈالا کہ ایک ہی صدی کے اندر اندر تقریباً سارا جاپان بدھ ازم کا پیرو ہوگیا۔ اور عین ممکن تھا کہ شنٹو ازم کا خاتمہ ہو جاتا لیکن چونکہ "شنٹو ازم" اپنے ملک کے سربراہ کی تعظیم اور وفاداری پر زور دیتا تھا اسلئے حکومت نے شنٹو ازم کو حفاظت دی۔ اور بچائے رکھا۔ یُوں بھی شنٹو ازم کوئی منظم مذہب تو تھا ہی نہیں اس لئے بدھ ازم کے دوش بدوش بھی زندہ رہ سکتا تھا۔ اور اس طرح وہ زندہ رہا۔

کنفیوشیزم نے آغاز میں سب سے زیادہ اثر ان لوگوں پر ڈالا جو بلا واسطہ جنگ سے تعلق رکھتے تھے۔ دراصل جاپان اوائلِ ایّام ہی سے ایک جنگی ملک تھا کبھی اپنے ہمسایوں سے جنگ کرتے اور کبھی خود ہی خانہ جنگی کا شکار ہو جاتے۔ وہ لوگ جو جنگ میں مصروف رہتے تھے وہ صرف سپاہی نہ تھے بلکہ عالم بھی تھے اور جب انہوں نے دیکھا کہ کنفیوشس ایک شریف الطبع انسان تھا تو انہوں نے اس کی تعلیم کو اپنانا شروع کر دیا اور اس کی روشنی میں بعض قوانینِ اخلاق مقرر کر لئے جن کا نام بوشیڈو (Bushido) رکھا گیا۔ اگرچہ یہ قوانین تو بہت سے تھے لیکن ان میں سے دس قوانین خاص اہمیت کے حامل تھے۔ لیکن جب یہ مسخ ہونے شروع ہوئے تو ۱۹۶۸ء میں حکومتِ وقت نے تمام ایسے لوگوں کو جو بوشیڈو کے پیرو تھے ذمہ دار عہدوں سے علیحدہ کر دیا۔ لیکن باوجود اس کے اب تک ان قوانین کا اثر جاپانی قوم کی زندگی میں کسی نہ کسی رنگ میں نظر آتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ ساتویں صدی عیسوی میں جاپانی بدھ مذہب اختیار کر چکے تھے لیکن شنٹو ازم بھی دوش بدوش چل رہا تھا۔ چودھویں صدی میں خانہ جنگی و سیاسی انقلاب کے باعث بعض وطن پرستوں نے اپنے قومی مذہب یعنی شنٹو ازم کو دوبارہ مقبول بنانے کی کوششیں شروع کر دیں لیکن اخلاقی انحطاط کے باعث یہ کوششیں بہت زیادہ کامیاب ثابت نہ ہو سکیں۔ ایک طرف جاگیرداری کا نظام اپنے آپ کو قائم رکھنے کی کوشش کر رہا تھا اور دوسری طرف مذہب کے نام پر سر پھٹول جاری تھی

یہ کشمکش تقریباً دو سال تک جاری رہی یہی وہ وقت ہے جب عیسائیت نے پہلے پہل جاپان میں قدم رکھا۔ اگرچہ جلد ہی بعد حکومت نے عیسائیوں کو مزید کشمکش پیدا کرنے سے روکنے کے لئے بیرونی ممالک کے پادریوں کو ملک بدر کر دیا۔

بدھ ازم اور کنفیوشیزم کے اثر کے تحت شنٹو ازم میں بھی ایسی تبدیلیاں پیدا ہو گئیں کہ یہ بھی ایک مذہب کی صورت اختیار کر گیا اس کے پیروؤں نے مندر بھی بنا لئے اور ان کے منتری بھی عبادت گاہوں میں خدمات سرانجام دینے لگے بلکہ فرقہ دارانہ روح بھی پیدا ہو گئی جس کے نتیجہ میں شنٹو ازم دو اقسام میں منقسم ہو گیا۔ ایک قسم کا نام فرقہ دارانہ "شنٹو" رکھا گیا اور دوسرے کا "جن شاہ شنٹو" ۱۹۴۵ء تک جن شاہ شنٹو کو حکومت کا مذہب بھی سمجھا جاتا تھا چنانچہ اس کے مندروں کے تمام اخراجات حکومت برداشت کرتی تھی۔ ۱۹۴۹ء میں "جن شاہ" کے ۸۷۸۰۲ مندر تھے اور ۱۴۸۷۴ منتری۔ فرقہ دارانہ شنٹو ازم کے تقریباً ۱۶۰ فرقے ہیں۔

جاپانیوں کا موجودہ مذہب

جاپان کے پرانے اور اصلی مذہب یا فلسفہ یعنی شنٹو ازم پر بدھ ازم اور کنفیوشیزم کا اثر تو چھٹی صدی عیسوی ہی سے چلا آ رہا ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ یہ دونوں مذہب نہ تو شنٹو ازم پر غالب آ سکے اور نہ ہی اس سے مغلوب ہوئے بلکہ ان تینوں کے امتزاج سے جاپانیوں نے کسی نہ کسی رنگ میں ترقی کی راہ پر قدم مارا ہے اور یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ اکثر جاپانی ان تینوں مذاہب کے پیرو ہیں۔ یعنی بدھ مت کے پیرو بھی ہیں۔ کنفیوشیزم کے پیرو بھی اور شنٹو ازم کے بھی۔ بیک وقت ان تینوں مذاہب کو ماننا ایک عجیب سی بات لگتی ہے لیکن یہ واقع ہے اور اس کی وجوہات بھی واضح ہیں۔ سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ شنٹو ازم صحیح معنوں میں کوئی مذہب تو تھا نہیں بلکہ مناظر قدرت اور آباؤ اجداد کی روحوں کی عبادت کی غیر منظم سی کوشش تھی۔ نہ اخلاقیات کی کوئی تعلیم تھی اور نہ کوئی ضابطۂ حیات۔

مناظر قدرت کی پرستش کی ایک مثال یہ ہے کہ جاپانی پھولوں کو بے جان نہیں بلکہ جان دار سمجھتے اور ان میں رُوح کا وجود بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اس تعلق میں جاپانیوں کا کہنا ہے کہ ٹامس مور کے وہ شعر جس میں وہ کہتا ہے کہ "ہماری چٹانیں ناہموار ہیں مگر اُن پر مسکراتا ہوا ببول کا ایک پیڑ اپنے زرد گیسو لہراتا ہے۔ یکا و تنہا یہ پیڑ بے حد خوشنما ہے اگرچہ اس پر ویرانہ میں پھول کھلے ہیں تب بھی یہ بہت پیارا لگتا ہے"! لیکن ہم جاپانی پھولوں کو ویرانہ میں چھوڑ دینا پسند نہیں کرتے اور ان سے ہمارا لگاؤ اتنا شدید ہے کہ کسی کے باغیچہ سے بلا اجازت پھول توڑنا ہمارے ہاں معیوب نہیں سمجھا جاتا گو ایسی عادت کی حوصلہ افزائی بھی نہیں کی جاتی۔ "اکیبانا" جس کا لفظی ترجمہ "زندہ پھول" ہے جاپانیوں کی جمالیاتی حِس کا ایک خصوصی مظہر تسلیم کیا جاتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جاندار پھولوں کا توڑنا ظلم نہیں؟ نہیں یہ ظلم نہیں ہے۔ کیونکہ یہ فن جاپانی قوم کی ثقافت اس کے مذہبی عقائد اور طبعی تصوّرات کی فلاسفی کا ایک نشان ہے اس فن کے تحت پھولوں کی ترتیب کے جو خاکے بنائے جاتے ہیں وہ مظاہر قدرت اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہیں۔ دراصل "اکیبانا" محض پھولوں کی سطحی ترتیب کا ہی نام نہیں ہے بلکہ اس کے حقیقی معنی بہت گہرے ہیں۔

"اکیبانا" (Ikebana) زندگی اور موت جیسے اہم ترین معاملات سے براہِ راست متعلق ہے اور اپنے تمثیلی معنیٰ کے لحاظ سے کوہ فجی۔ گی شا اور ٹیمپورا سے کہیں زیادہ پُر مطلب اکیبانا تو تمثیلی لحاظ سے فطرت بلکہ ساری کائنات کی ترجمانی پھولوں کی ایک ہی ترتیب میں پیش کر دیتا ہے۔

پانچویں صدی میں جاپان میں پھولوں سے گھروں کو آراستہ کرنے کا رواج عام تھا اور قربان گاہوں اور بدھ کی مورتیوں پر بھی پھول چڑھائے جاتے تھے بلکہ بدھ کے زمانہ سے پہلے بھی جاپانی قدرتی مناظر کی پُوجا کرتے تھے اور پہاڑوں درختوں اور پھولوں میں زندگی کے قائل تھے اور یہ بھی مانتے تھے کہ پھولوں وغیرہ کی بھی اپنی زبان ہے جسے انسان ان سے اپنے گہرے اور قلبی تعلق کے ذریعہ سمجھ سکتا ہے۔

جاپان میں پھولوں کو ترتیب دینے کے دو بڑے طریق ہیں جن میں سے ایک کو ایکا کہتے ہیں اور اسی طریق کی ایک ترقی یافتہ شکل ٹن چی جن (Ten - Chi - Jin) کہلاتی ہے جس کے معنی ہیں "آسمان سے زمین تک کا طریقہ۔ اس ترتیب میں تین بنیادی اصولوں کو مدِّ نظر رکھنا ضروری ہے جو بدھ مت کے فلسفہ پر مبنی ہے۔ یہ فلسفہ تمام اشیاء کے منبع کے لئے بطور نشان کے ہے۔ اور آسمان۔ زمین نیز انسان کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس فلسفہ میں آسمان اہم ترین اور بنیادی اصول ہے زمین کو ثانوی حیثیت حاصل ہے اور انسان گویا دونوں میں مطابقت اور موافقت پیدا کرنے والا اصول ہے"

(باقی)

بزرگوں اور دوستوں کا دلی شکریہ

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب)

خاکسار اپنی والدہ محترمہ اور عزیز بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے سلسلہ کے بزرگوں بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا اور محترمہ سیدہ اُمِّ متین صاحبہ اور محترمہ سیّدہ مہر آپا صاحبہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم محترم سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر خواتینِ مبارکہ اور بزرگ افراد اور متعدد دیگر احباب جماعت اور محبّوں اور مخلص بھائیوں کا تہِ دل سے شکر گزار ہے کہ انہوں نے ازراہِ اخوّت ہمارے والد بزرگوار محترم شیخ محمد دین صاحبؓ کی وفات پر ہم سب سے دلی ہمدردی کے جذبہ سے تعزیت فرمائی اور ہم سب کے لئے دعائیں کیں۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا۔ پاکستان اور بیرونِ پاکستان (بالخصوص افریقہ و انگلستان) سے بھاری تعداد میں احمدی بھائیوں اور بہنوں نے بذریعہ خطوط و تار ہم سے دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

خاکسار صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ کا بھی بہت شکر گزار ہے کہ انہوں نے والد صاحبؓ کے علاج معالجہ میں خاص کوشش فرمائی۔ محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب نے بھی خلوص اور ہمدردی سے لگاتار کئی ماہ تک علاج کیا۔

ہم سب بزرگوں، محبّوں اور دوستوں اور بہنوں اور جماعتوں کے دلی شکر گزار ہیں۔ خاکسار انشاء اللہ والد صاحب بزرگوار کے زندگی کے حالات قلمبند کرے گا جو خدا کے فضل سے بہت ایمان افزاء ہیں اور جن کا ہماری زندگیوں پر گہرا اثر ہے۔ وہ قادیان دارالامان ۱۹۱۸ء میں ہجرت کر کے آئے اور اب جبکہ دارالہجرت ربوہ میں ان کی وفات ہوئی تو خدا کے فضل سے اناسی لڑکے۔ لڑکیاں۔ پوتے۔ پوتیاں نواسے نواسیاں۔ اور پڑنواسے اور پڑنواسیاں اپنا قائمقام چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی کو جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی نیک روایات کو جاری رکھنے اور سلسلہ کی خدمت کی ہر طرح ہم سب کو توفیق عطا فرماتا رہے +

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصاراللہ

مجالس انصاراللہ کی طرف سے ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں پہنچنے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے۔ جن مجالس نے ابھی تک ماہ فتح (دسمبر) کی رپورٹ مرکز میں نہ بھجوائی ہو ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد رپورٹ ارسال فرماویں جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

ناظمین اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ بابت ماہ فتح جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا:- عزیزم بشارت احمد ابن رشید احمد صاحب ناصر آف لاہور بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے + (محمد رشید شاد معتمد خدام الاحمدیہ چوہڑ کانہ منڈی)

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم اوکاڑہ

مربیانِ سلسلہ احمدیہ کی حوصلہ افزائی

حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ ہمیشہ مربیان سلسلہ احمدیہ کے علمی کام کی بہت قدر کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے اور ان کے مضامین کی خوشی سے اصلاح

. . . .

فرماتے اور نہایت محبت اور پیار سے ان کی کامیابی کے لئے ہدایات دیتے تھے مگر اپنے مشورہ و نصیحت پر اصرار نہ فرماتے بلکہ یہی فرماتے کہ اس معاملہ میں میرا یہ مشورہ ہے اس کے بعد آپ خود اختیار رکھتے ہیں۔ خاکسار نے حضرت حافظ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان اعلیٰ صفات کو اس وقت دیکھا۔ جب کہ ۱۹۶۰-۶۱ء میں خاکسار نے اپنی مرتبہ کتاب "شہادات فریدی" کا مسودہ تصحیح و اصلاح کے لئے پیش کیا۔ اس کتاب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین چاچڑاں شریف سے خط و کتابت اور حضرت اقدس کے بارہ میں حضرت خواجہ صاحب کی تصدیقات مندرج تھیں۔ مسودہ دیکھتے ہی باغ باغ ہو گئے۔ اور فرمایا! آپ نے میری دلی مراد پوری کر دی میں دیر سے چاہتا تھا کہ ایسا مجموعہ شائع ہو تا کہ سلسلہ کی یہ ضرورت پوری ہو۔ بہت دعائیں دیں۔ اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یہ سارا مسودہ خود دیکھوں گا اور اس کی تصحیح کے لئے وقت دوں گا۔ حضرت حافظ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیادہ تر ادبی غلطیوں کی اصلاح کی طرف توجہ دیتے اور کوشش فرماتے کہ خاکسار کا ہی مضمون اور مفہوم قائم رہے اور رابطہ اور تسلسل قائم رکھنے کی خاص ہدایت فرماتے اگر بالمشافہ سنانے کی فرصت نہ ہوتی تو مضمون کا حصہ رکھ لیتے اور جب دوسرے دن حاضر خدمت ہوتا۔ تو پنسل سے تصحیح شدہ مضمون/صفحات عنایت فرماتے۔ اور بعض حصے اپنے لکھے ہوئے ہی کتاب میں درج کرنے کی ہدایت فرماتے۔ ایک دفعہ فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میرا نام شکریہ کے طور پر بھی کتاب میں درج ہو اور مجھے بھی منع فرمایا! آپ ہمیشہ نمائش اور شہرت سے بہت اجتناب اختیار فرماتے اور اس طرح اپنی بے نفسی اور انقطاع تام کا ثبوت پیش فرماتے۔

جب شہادات فریدی شائع ہو گئی اور ابھی اس کی جلد بندی باقی تھی تو ایک نسخہ خاکسار نے حضرت حافظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا تو پڑھ کر بہت خوش ہوئے۔ ایک حوالہ کا کچھ حصہ زائد درج ہو چکا تھا آپ نے فرمایا کہ اسے خارج کر کے اس کی جگہ فلاں حوالہ لکھیں میں نے عرض کی کہ اب تو کتاب کا اکثر حصہ شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ تبدیلی شاید مشکل ہو۔ نیز یہ کتاب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ نے شائع کی ہے۔ پتہ نہیں وہ اس پر زائد خرچ کرنے کے لئے تیار ہوں گے یا نہیں۔ فرمایا میں خود اپنی گرہ سے خرچ کر دوں گا۔ مگر میں آپ کو بتاتا ہوں کہ خاندان حضرت مسیح موعود کے صاحبزادگان بڑے وسیع الحوصلہ ہیں افادیت واضح ہو جانے پر وہ انکار نہیں کریں گے۔ چنانچہ آپ کے ارشاد پر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے تعمیل کروا دی۔ اس پر حافظ صاحب رضی اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوئے۔

حضرت حافظ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے کے جذبات اور احساسات کا پورا خیال رکھتے اور کسی نامناسب امر کی نہایت دلنشین پیرایہ میں باتوں باتوں میں نصیحت فرماتے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ بعض دوست ملاقات کے لئے تشریف لاتے ہیں تو میز پر سے کوئی کتاب یا نوٹ بک یا اخبار اٹھا کر پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ہو سکتا ہے کہ اس کتاب یا نوٹ بک میں کوئی ایسی بات درج ہو جس کا دوسروں تک اظہار پسند نہ ہو اسلئے صاحب خانہ سے اجازت حاصل کر کے کتاب یا اخبار پڑھنے کے لئے اٹھانی چاہیئے۔

تبلیغ کے سلسلہ میں فرماتے کہ مخالف کے علم اور نفسیات کا مطالعہ کر کے تبلیغ کرنی چاہیئے۔ بعض دفعہ مسکت جواب دینے سے سلسلہ تبلیغ رک جانا کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اسلئے غلط فہمیوں کو ذرا تفصیل سے بیان کرنا چاہیئے تاکہ مضمون پورا دوسرے پر روشن ہو جائے۔ اور یہی طریق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کا تھا۔

جلسہ مذاہب اعظم لاہور میں شرکت

ایک دفعہ حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے لاہور کے جلسہ مذاہب اعظم کی کارروائی سننے کی توفیق بخشی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون حضرت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت دلکش آواز میں سنایا۔ سامعین کی طرف سے ہر فقرہ اور ہر کلمہ پر صدائے تحسین و آفرین بلند ہوتی تھی۔ عجب سماں تھا اور رحمت اللہ کا نزول ہو رہا تھا۔ حضور اقدس کی پیشگوئی کے مطابق سب نے حضور کے مضمون کے بالا رہنے کی گواہی دی اخبارات نے نہایت عمدہ ادارئیے لکھے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا مضمون کسی نے پسند نہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ سامعین جلسہ سے اٹھ کر جا رہے تھے۔ اور کہتے تھے کہ یہ وہی پرانے مولویانہ خیالات ہیں۔ ان کی درخواست پر انہیں زائد وقت بھی نہ دیا گیا۔ ہم جب قادیان آئے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جلسہ مذاہب اعظم لاہور کے حالات سنائے اور حضور اقدس کی پیشگوئی کے مطابق سب کے حضور کے مضمون کے بالا رہنے کا نشان دیکھنے کی گواہی دی تو حضور اقدس بہت خوش ہوئے۔ حضور کا مقدس چہرہ چمک رہا تھا۔ جب بعض دوستوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مضمون کے ناکام رہنے کا ذکر کیا تو حضور اقدس نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ ان کے مضمون کی ناکامی کا بار بار تذکرہ نہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ کو عظیم حافظہ عطا فرمایا تھا۔ مردم شناس بھی بہت تھے۔ ایک دفعہ حاضر ہوا اور دعا کے لئے عرض کی کیونکہ خاکسار کا تبادلہ ملتان سے اوکاڑہ ہو چکا تھا۔ حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ نے دعا کا وعدہ فرمایا! پھر دریافت فرمایا کہ اوکاڑہ میں ہمارے ایک دوست ڈاکٹر مصطفیٰ تھے جو امرتسر بھی رہا کرتے تھے خاکسار نے عرض کی کہ وہاں خیریت سے ہیں۔ فرمایا بڑی مدت سے ان سے ملاقات نہیں ہوئی اور نہ ہی خط و کتابت کی آپ ان کو میرا سلام اور اپنی خیریت کی اطلاع دینے کا پیغام پہنچائیں۔ چنانچہ خاکسار نے آپ کا سلام اور پیغام پہنچا دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب رضی اللہ عنہ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرماتا رہے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

جماعت جاکرتہ (انڈونیشیا) کی طرف سے تبلیغ اسلام کیلئے ۴۵۰۰۵۰۰ انڈونیشین روپے کی پیشکش

تحریک جدید کے سال نو کا اعلان حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے سنتے ہی اندرون اور بیرون ممالک کی جماعتہائے احمدیہ تبلیغ اسلام کے لئے مالی قربانیاں سابقت الی الخیرات کی روح کے ساتھ پیش کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ اندرون ملک کی مختلف جماعتوں کی نیک مثالیں متعدد اشاعتوں کے ذریعہ قارئین کرام کے ملاحظہ میں لائی گئی ہیں۔ بیرونی ممالک کی جماعتوں میں سے جاکرتہ کی جماعت کا اخلاص قابل ذکر ہے اس جماعت میں جب حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام اپنے دورہ کے ایام میں پہنچایا۔ تو اس ملک کی بیسیوں جماعتوں میں سے صرف ایک جماعت یعنی جاکرتہ کی جماعت نے ہی اپنے امام کے حضور تحریک اسلام کے لئے چار لاکھ اٹھاون ہزار انڈونیشین روپے کی قربانی پیش کر دی۔ اس جماعت کا قابل قدر اخلاص اور سابقت کی روح متقاضی ہے کہ قارئین کرام اس جماعت کے مجاہدین کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو شرف قبولیت بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایک ہونہار بچہ کی وفات

میرا بچہ نعیم احمد جو ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ ۱۰ ارجنوری کو وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون یہ بچہ بہت نیک اور ہونہار تھا۔ تبلیغ کرنے کا خاص شوق رکھتا تھا بہت فرمانبردار اور ہر ایک سے محبت کرنے والا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(خاکسار محمد ابراہیم از دیروال ضلع سیالکوٹ)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر اُن میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت احمدیہ کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم میں بھیجے ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ⅘ وظائف پر خرچ ہو گا۔ باقی ⅕ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہو گا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہو گا چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا ساتویں سال ⅖ اور علی ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے:۔

اوّل:۔ زمینداران قرضہ تعلیم دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہو گا (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اُسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہو گی۔) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہو گا مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اُسی صوبہ میں خرچ ہو گی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہو گا اور مختص بالذات کہلائیگا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرض حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی پس ہم خرما و ہم ثواب حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

خوشی کی تقاریب

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ

خوشی کی مختلف تقاریب مثلاً نکاح پر شادی پر بیٹی
بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس
ہونے کی خوشی میں مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون
پاکستان) کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے۔"

جملہ احباب جماعت کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں اپنے ہر خوشی کے موقع پر مساجد ممالک بیرون پاکستان کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

قرارداد تعزیت

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر قدیم مخلص صحابی تھے۔ جید عالم تھے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں صرف ہوا۔

پارٹیشن کے بعد حضرت حافظ صاحب مرحوم لاہور میں بھی قریباً دس سال تک عوام و خواص کو فیض پہنچاتے رہے۔

حضرت حافظ صاحب کی وفات قومی صدمہ ہے۔ جس پر جماعت ہذا اپنے گہرے رنج اور دکھ کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب مغفور کو جنت الفردوس میں نہایت اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی وفات سے جو قومی خلا پیدا ہوا ہے اسے اپنے خاص فضل سے نہایت احسن طور پر پُر فرمائے۔ آمین۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے منیر احمد صاحب ابن ڈاکٹر ظہور احمد صاحب ربوہ کا نکاح آنسہ آصفہ صاحبہ بنت مسعود احمد صاحب کراچی سے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

مرزا محمد حسین چیچھی مسیح ربوہ

دعائے مغفرت

میرے چچا جان میاں مولا بخش صاحب سیکھوانی بقضائے الٰہی مورخہ ۱/۶۹ء بروز منگل ½۹ بجے شام وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے ۱۹۳۲ء میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ مرحوم بڑے ملنسار۔ دعا گو اور عبادت گذار تھے۔ ہر وقت تبلیغ حق کرتے رہتے تھے۔ باوجود ضعیف العمری اور بیماری کے جلسہ سالانہ کے موقع پر ضرور ربوہ آتے۔ مرحوم کا جنازہ گھسیٹ پورہ سے بذریعہ ٹرک ½۳ بجے شام ربوہ پہنچایا گیا۔ اور بعد نماز عصر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی اور ½۵ بجے شام بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

(محمد یوسف ناصر۔ واقف زندگی وکالت مال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ بہت بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرما دیں (ملک حمیدہ چکوال)

۲۔ ہمشیرہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ حاجی محمد حسین صاحب متقی ڈرگ روڈ کراچی بیمار ہیں۔ اسی وجہ سے جلسہ سالانہ میں بھی شامل نہ ہو سکیں۔ نیز میرے گھٹنوں میں ایک سال سے درد ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں (مرزا محمد حسین چیچھی مسیح ربوہ)

۳۔ خاکسار کی والدہ محترمہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بعارضہ فالج پانچ دن سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ غنودگی طاری ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ (عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حال افغانستان)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

امریکی کانگریس میں جانسن کی تقریر

واشنگٹن ۱۶ جنوری۔ صدر جانسن نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے تنازعہ کو اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق فوری طور پر طے کرنا چاہئے انہوں نے کہا کہ اس علاقے میں کشیدگی سے صرف اسرائیل اور عرب ممالک کو خطرہ نہیں ہے بلکہ یہ کشیدگی پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی سلامتی نے ۲۲ نومبر ۱۹۶۷ء کو جو قرارداد منظور کی تھی اس پر اسرائیل اور عرب ممالک کو عمل کرنا چاہئے۔ صدر جانسن نے کہا کہ اس علاقے میں کشیدگی کو صرف اس قرارداد پر عمل کرنے سے ہی دُور کیا جا سکتا ہے۔ صدر جانسن نے جو ۲۰ جنوری کو اپنے عہدے سے علیحدہ ہونے والے ہیں یہ باتیں اپنی اس آخری تقریر میں کہی ہیں جو کانگریس کے اجلاس میں انہوں نے کی۔

صدر جانسن نے اپنی تقریر میں امریکہ کے شہروں کی بے چینی، عزت، سماجی بہبود، تعلیم، قانون کی عملداری، مشرق وسطیٰ کے تنازعہ ویٹ نام کی جنگ، ایٹمی جنگ کے خطرات اور کمیونسٹ ملکوں کو درپیش مسائل کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا۔

کیرالہ میں مسلمان اکثریت کے لئے الگ ضلع

کراچی ۱۶ جنوری۔ بھارتی ریاست کیرالا میں مسلمانوں کو جن سنگھیوں اور دوسرے انتہا پسندوں سے تحفظ دینے کے لئے ریاستی حکومت نے ایک نیا ضلع مالاپورم قائم کر دیا ہے اس ضلع کے قیام کے خلاف بھارت کے تمام جن سنگھیوں اور دوسرے انتہا پسندوں نے زبردست شور مچایا ہے۔ ریاست کیرالا میں ان انتہا پسندوں نے اس ضلع کے قیام کے خلاف زبردست مظاہرے کئے ریاست کے وزیر اعلیٰ مسٹر نمبودری کا پد نے کہا ہے کہ وہ مسلمان اکثریت کے لئے نئے ضلع کے قیام کی مخالفت کرنے والوں کی پرواہ نہیں کریں گے۔

وزیر اعظم مسٹر نمبودری پد نے گذشتہ روز حیدر آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس ضلع کے قیام کی مخالفت مسلمان دشمن عناصر کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگر مسلمان اکثریت کے علاقہ کشمیر کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے تو اس علاقے میں مسلمان اکثریت کے علاقہ کشمیر کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے تو اس علاقے میں مسلمان اکثریت کے لئے نیا ضلع قائم کرنے کی کیوں مخالفت کی جاتی ہے۔

یونیورسٹی آرڈی ننس میں ترامیم

لاہور ۱۶ جنوری۔ صدر ایوب خان نے گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ سے کہا ہے کہ وہ یونیورسٹی آرڈی ننس میں ترامیم جلد از جلد منظور کرائیں۔ گورنر نے راولپنڈی سے واپس لاہور پہنچنے پر ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بتایا کہ انہوں نے یونیورسٹی آرڈی ننس میں مجوزہ ترامیم کے بارے میں صدر سے گفتگو کی ہے اور صدر نے ان ترامیم سے پوری طرح اتفاق کیا ہے۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ ان ترامیم کا مسودہ قانون تیار کیا جا رہا ہے اور اس مسودہ کو جلد صوبائی اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔

دہلی میں غالب کی صد سالہ برسی

نئی دہلی ۱۶ جنوری۔ برصغیر کے ممتاز مسلمان شاعر مرزا غالب کی صد سالہ تقریبات کا آغاز ۱۵ فروری سے نئی دہلی میں ہوگا ان تقریبات میں روس، امریکہ، برطانیہ، افغانستان، ایران کے اہل قلم حضرات بھی شرکت کریں گے، اس کے علاوہ اقوام متحدہ کے تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارے یونیسکو کے تحت بھی مرزا غالب کی صد سالہ تقریبات منائی جائیں گی۔ جن میں دنیا کے متعدد ممالک شرکت کریں گے۔ مزید برآں دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک میں بھی مرزا غالب کی صد سالہ تقریبات منائی جائیں گی۔

دہلی میں مرزا غالب کے شایان شان یادگار قائم کرنے کے لئے بھارتی حکومت نے ۲۰ لاکھ روپے کی رقم مختص کر دی ہے جہاں مرزا غالب نے ایک عظیم شاعر کی حیثیت سے اپنی شخصیت بنائی اور علم کے چراغ روشن کئے۔

روس نے مزید تین خلا بازوں کو مدار میں بھیج دیا

ماسکو ۱۶ جنوری۔ روس نے کل ایک اور خلائی جہاز زمین کے مدار میں بھیج دیا جس میں تین خلا باز سوار ہیں۔ تینوں خلا باز اب خلائی جہاز سویوز چہارم میں سوار خلا باز ولادی میر شاتالوف سے جا ملیں گے۔ یہ جہاز کل مدار میں بھیجا گیا تھا۔ نیا خلائی جہاز سویوز پنجم زمین کے گرد چکر لگائے گا۔ اس میں سوار خلا بازوں میں لفٹنٹ کرنل بورس والنیوف۔ فلائٹ انجینئر الیکسی ییلیسیف اور ریسرچ انجینئر لفٹنٹ کرنل ژینگی خرنوف شامل ہیں۔ تینوں خلا بازوں کی طبیعت شگفتہ بتائی گئی ہے۔

ضروری اطلاع

ہم بڑی مسرت کے ساتھ بھائیوں اور بہنوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ میں ۲۰ سال پرانی موذی مرض بواسیر تھی ہم نے خاندانی اور سند یافتہ پاکستان حکیم حاجی حکیم علی قاسم علی ماہر بواسیر گھنڈیاں خاص تحصیل قصور ضلع لاہور سے علاج کرا کر شفا پائی اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بواسیر کی مرض ہو تو بغیر خوف کے صرف چند گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے موقعے لکھوا کر فائدہ اٹھائیں نوٹ، زنانہ بواسیر دیو پوینڈ امراض کے لئے تجربہ کار عورت کا انتظام ہے۔ راسر دار عطار اللہ خان اے کراچی نمبر ۱۸ ناظم آباد ۲- ۱۰۔۲۷ / ۶ فون نمبر ۴۲۰۳۴

پاکستان اور بھارت قیدیوں کا تبادلہ کریں گے

نئی دہلی۔ ۱۶ جنوری۔ بھارت کے سرکاری ذرائع کے مطابق پاکستان کی حکومت بھارت میں نظر بند ایک پاکستانی شخص کے بدلے پاکستان میں نظر بند ایک بھارتی طالب علم کو رہا کرنے پر رضامند ہو گئی ہے بھارتی ذرائع کے مطابق بھارت میں پاکستان کے گلزار حسین شاہ کے بدلے بھارتی طالب علم ترلوک چندرا کو رہا کیا جائے گا۔ ترلوک چندرا کو ۱۹۶۶ء میں دو سال قید کی سزا دی گئی تھی دونوں قیدیوں کا تبادلہ عنقریب واہگہ سرحد پر عمل میں آئے گا۔

مغربی جرمنی کے وزیر خارجہ پاکستان آئیں گے

راولپنڈی۔ ۱۶ جنوری۔ مغربی جرمنی کے وزیر خارجہ مسٹر ولی برانٹ پاکستان کے رہنماؤں سے بات چیت کے لئے ۲۰ جنوری کو پاکستان پہنچیں گے۔ جرمن سفارت خانے کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ان کی اطلاع کے مطابق ابھی تک مسٹر ولی برانٹ کے دورہ پاکستان کے پروگرام میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی واضح رہے کہ مسٹر برانٹ بیمار پڑ گئے تھے جس کی وجہ سے دورے کے پروگرام میں تبدیلی کی توقع تھی۔ پروگرام کے مطابق جرمن وزیر خارجہ پاکستان میں قیام کے دوران وزیر خارجہ میاں ارشد حسین سے بات چیت کریں گے۔ علاوہ ازاں وہ صدر ایوب سے بھی ملاقات کریں گے۔

حیوانات کی مہلک بیماری

اپھارہ

"اکسیر اپھارہ" کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۱/ درجن پر ۲۲ فیصد کمیشن دو درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔

ڈاکٹر ایجوکیشن ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار۔ ربوہ

وزیر آباد میں روزنامہ الفضل

شیخ عنایت اللہ صاحب ایجنٹ الفضل سے مل سکتا ہے۔ اور روزانہ پرچہ گھر پر پہنچانے کا بھی انتظام ہے۔ (مینیجر الفضل)

نقد معاوضہ کے لئے درخواستوں کی تاریخ

لاہور ۱۶ جنوری۔ نقد معاوضہ کی ادائیگی کے لئے ڈی سی پی ۴۸ کے تحت درخواستیں دینے کی آخری تاریخ ۱۳ مارچ ۶۹ تک بڑھا دی گئی ہے۔ چونکہ اس تاریخ میں کوئی مزید توسیع نہیں کی جائے گی اس لئے متعلقہ دعویداروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس آخری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور نقد معاوضہ کی ادائیگی کے لئے اپنی مکمل شدہ درخواستیں سی ای ۴۸ فارم پر توسیع شدہ تاریخ سے پہلے بھجوا دیں۔

جاپانی وفد کی وزارت صنعت کے سیکرٹری سے ملاقات

اسلام آباد ۱۶ جنوری۔ وزارت صنعت و قدرتی وسائل کے سیکرٹری سید سعید جعفری نے کہا ہے کہ صنعتی شعبوں میں جاپان اور پاکستان کے درمیان تعاون کے فروغ کے بہت زیادہ امکانات موجود ہیں انہوں نے یہ بات جاپان سرمایہ ٹیم کے ارکان سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔ جس نے کل صبح اسلام آباد میں ان سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا جاپان نے پاکستان کو کافی قرضہ دیا ہے۔ اور پاکستان کو جاپان کا فنی تعاون بھی حاصل رہا ہے لیکن پرائیویٹ سرمایہ کاری کے میدان میں ابھی تک جاپانی امداد کی ضرورت ہے

برطانوی طیارہ رنوے کے قریب سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا

میلان ۱۶ جنوری۔ برطانوی فضائی کمپنی کا ایک اے سی ۱۱ جیٹ طیارہ کل رات میلان کے قریب گر کر تباہ ہو گیا حادثے میں ۹ مسافر زخمی ہو گئے

نواہی کے اتہام کو ہمیشہ بُرا سمجھو اور انہیں کبھی اپنی قوم میں پھیلنے نہ دو

اگر ایسا کرو گے تو تھوڑے ہی عرصہ میں تمہارے اندر ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو جائے گا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ (آیت ۲۰) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں خدا تعالیٰ نے قوم کی اصلاح کا یہ ایک لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ جس فعل کو روکنا چاہو تم اس کی تشہیر کو روکو اور قوم کو مایوسی کا شکار نہ ہونے دو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ قرآن کریم کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ہر بدی کی جڑ کو پکڑتا ہے اور اسے اکھیڑتا ہے۔ اسی کے مطابق قرآن کریم بتاتا ہے کہ جس بدی کو تم روکنا چاہو اس کے اتہام کو روکو۔ اور اسی کا الٹ یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ جس نیکی کو قائم کرنا چاہو اس کی عظمت اور اہمیت پھیلاؤ۔ مثلاً نماز ہے اس کے متعلق کہا جائے کہ ایسے اہم فریضہ کو کون چھوڑ سکتا ہے! یا چوری ہے اس کے متعلق کہا جائے کہ کیا اتنا بڑا گناہ کوئی کر سکتا ہے! اس قسم کی باتیں جس شخص کے کان میں بھی پڑیں گی۔ وہ ان کو بہت اہم سمجھے گا اور ان کے متعلق احتیاط سے کام لے گا۔ تم اپنے اندر اس کے مطابق تغیر کر کے دیکھ لو۔ تین چار سال میں ہی تمہیں اپنے اندر بہت بڑا فرق نظر آئے گا اور تمہیں محسوس ہوگا کہ افراد جماعت میں پہلے سے زیادہ بیداری پائی جاتی ہے پہلے سے زیادہ ان میں نیکیوں کو اختیار کرنے اور بدیوں سے بچنے کا جذبہ پایا جاتا ہے اور پہلے سے زیادہ ان کے اخلاص اور ایمان میں ترقی ہو گئی ہے جماعتی چندوں کو ہی دیکھ لو اگر عام طور پر یہ ذکر ہو کہ لوگ چندہ نہیں دیتے تو یہ معمولی بات سمجھی جائے گی لیکن اگر یہ کہا جائے کہ کوئی شاذ ہی ہوگا جو چندہ نہ دیتا ہو تو ہر ایک کو اس کی اہمیت کا احساس ہوگا اور وہ چندہ میں کمزوری نہیں دکھائے گا اسی طرح یہ گُر سب نقائص اور کمزوریوں پر حاوی ہے اور تمام خرابیوں کی اس کے ذریعہ اصلاح ہو سکتی ہے تم جس فعل کو روکنا چاہو اس کے اتہام کو روکو اور اس کے الٹ جس نیکی کو قائم کرنا چاہو اس کو پھیلاؤ اور اسے اہمیت دو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو کہ فرائض کی ادائیگی پر کسی کو کوئی خاص عظمت نہ دو۔ مثلاً کوئی شخص حج کر کے آتا ہے تو یہ نہ کہو کہ یہ بڑا نیک اور پارسا ہے کیونکہ حج کرنا تو اس کا فرض تھا جسے اس نے ادا کیا۔ اسی طرح نماز، روزہ اور زکوٰۃ ہے۔ ان کو ادا کرنے کی وجہ سے کسی کی تعریف نہ کرو۔ کیونکہ اگر ان کی وجہ سے کسی کی تعریف کی جائے گی کہ وہ بڑا نیک ہے اور پارسا ہے تو جوان کو ادا نہیں کرتا وہ کہے گا کہ اچھا میں ایسا نیک اور پارسا نہ سہی معمولی مسلمان تو ہوں لیکن جب ان کا ادا کرنا ہر ایک مومن کا فرض بتایا جائے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ ان کو ادا کئے بغیر تو میں معمولی مسلمان بھی نہیں بن سکتا۔ پس اس بات کو یاد رکھو اور جو نواہی ہیں اُن کے اتہام کو بُرا سمجھو اور انہیں کبھی اپنی قوم میں پھیلنے نہ دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تھوڑے ہی عرصہ میں تمہارے اندر ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو جائے گا۔ اور تم قومی اصلاح کے کام میں کامیاب ہو جاؤ گے"

(تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۲۰۹ و صفحہ ۲۱۰)

ضروری اعلان

ایسے امیدوار جو امسال ایم اے عربی کا امتحان پرائیویٹ طور پر دینا چاہتے ہوں دفتر تعلیم الاسلام کالج کو فوراً اطلاع دیں۔ اگر ان کی تعداد معقول ہو گئی تو ان کے لئے امتحان دینے کا سنٹر ربوہ میں مقرر کروانے کی کوشش کی جائے گی۔ جہاں دوسرے شہروں کی نسبت انہیں اخراجات کی بھی بچت رہے گی۔

پرنسپل
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

انصار اللہ اور تحریک جدید

جملہ مجالس وعدہ جات تحریک جدید کو ۸ لاکھ روپے تک پہنچانے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان فرماتے ہوئے دفتر دوم کے متعلق انصار اللہ کو ایک نئی ذمہ داری سونپی ہے جس کے پیش نظر بعض مجالس نے مندرجہ ذیل خطوط پر عملی قدم اٹھانے شروع کر دیئے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ دیگر مجالس بھی ان خطوط پر تحریک جدید کا کام شروع کریں۔

۱۔ مقامی مجالس میں منتظم صاحب تحریک جدید کا تقرر عمل میں لا کر مرکز کو منظوری کے لیے درخواست کرنا

۲۔ اس امر کا جائزہ لینا کہ انصار بھائیوں میں سے کتنے افراد کے وعدے غیر معیاری ہیں اور جائزہ کے بعد انہیں مؤثر رنگ میں مناسب اضافہ کی تحریک کرنا۔

۳۔ دفتر دوم کے وعدوں کا جائزہ (بلا امتیاز انصار و خدام) لے کر ان کی اوسط سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے مقرر کردہ معیار تک پہنچانے کی سعی بلیغ کرنا۔

۴۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان فرمودہ معیار ماہوار آمد کا کم از کم پانچواں حصہ (۱/۵) رائج کرنا۔

۵۔ مخیر اور مخلص احباب کو ایک ہزار کی صف (معاونین خاص) میں لانے کی کوشش کرنا

اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہوئے اگر جملہ مجالس مقامی تنظیم کے تعاون کے ساتھ ان خطوط پر کام شروع کر دیں۔ تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق سالِ نو میں وعدہ جات تحریک جدید کو انشاء اللہ تعالیٰ ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ سے آٹھ لاکھ روپیہ تک باآسانی بڑھایا جاسکتا ہے ضرورت اس امر کی ہے انصار بھائی پوری تندہی اخلاص اور تنظیم کے ساتھ کام کریں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ربوہ میں ہاکی ٹورنامنٹ

ربوہ میں آل ربوہ ہاکی ٹورنامنٹ لیگ سسٹم پر مورخہ ۱۸ ارضلع مطابق ۱۸ ارجنوری زیر اہتمام ٹی آئی کالج سپورٹس کمیٹی شروع کیا جارہا ہے جس میں چار ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں یہ ٹورنامنٹ روزانہ شام کو چار بجے شروع ہوا کرے گا۔ شائقین حضرات سے گزارش ہے کہ روزانہ صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ میں تشریف لا کر اپنے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۱۸۔ جنوری بروز ہفتہ مابین انٹر ٹیم و سکول ٹیم
۱۹۔ جنوری بروز اتوار مابین ڈگری ٹیم و ربوہ کلب ٹیم
۲۰۔ جنوری بروز سوموار مابین انٹر ٹیم و ربوہ کلب ٹیم
۲۱۔ جنوری بروز منگل مابین ڈگری ٹیم و سکول ٹیم
۲۲۔ جنوری بروز بدھ مابین انٹر ٹیم و ڈگری ٹیم
۲۳۔ جنوری بروز جمعرات مابین سکول ٹیم و کلب ٹیم

(محمد احمد انور ایم اے۔ سیکرٹری سپورٹس کمیٹی)

پنجابی مباحثہ

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام بتاریخ ۲۲ جنوری چھ بجے شام کالج ہال میں ایک پنجابی مباحثہ ہوگا۔ قرار داد زیر بحث ہے

ایس پریا دی راہ وچ
"منڈے اپنیاں کرتوتاں توں فیل ہوندے نے"

شائقین حضرات وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

(عبد المجید طاہر صدر تعلیم الاسلام کالج یونین)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)